(PMS Punjab) باسمہٖ تعالیٰ

املا کی غلطیوں کو کم کرنے کی کوشش کریں

۱- اردو زبان کے فروغ میں مسلمانوں کا کردار

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
ہندوستاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اُردو کے آغاز و فروغ کا سلسلہ عام طور پر مسلمانوں کی آمد اور ان کی یہاں سکونت پذیری سے جڑا ہوا ہے۔ (جڑا)
مسلمانوں کی آمد نے ہند آریائی زبانوں کی ترقی کی رفتار کو تیز کردیا۔ اگر مسلمان ہندوستان نہ آتے ہندوستان میں اردو زبان کو کبھی بھی فروغ حاصل نہ ہوتا۔ مسلمان حکمران، فاتحین، صوفیاء، مشائخ، صحافی، مسلمان تحریکوں کی خدمات اور کوششوں کی وجہ سے اردو آج ہماری قومی زبان کی حیثیت سے ایک آزاد ملک میں رائج ہے۔

فارسی سو ہیں ہندوی سو ہیں
باقی اشعار مثنوی سو ہیں

اردو زبان کا آغاز برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔
مسلمان ہندوستان کے باشندے نہیں تھے بلکہ مختلف علاقوں سے بطور سلاطین، تاجر اور صوفیاء۔ مسلمانوں کے ہندوستان آمد سے ہندوستان میں اُردو زبان کی تشکیل شروع ہوئی۔
مسلمان جب ہندوستان آئے تو اپنے ساتھ کچھ زبانیں لے کر آئے جیسے ترک نسل کے مسلمانوں کے ساتھ ترکی آئی تمام ایرانی مسلمانوں کے ساتھ فارسی آئی، افغانیوں کے ساتھ پشتو آئی۔ یہ مختلف زبانیں جب ہندوستان کی زبانوں کے ساتھ ملی جلی تو ایک نئی زبان معرضِ وجود میں آئی جسے اُردو کہا گیا۔ تو مسلمانوں کی آمد سے ہی اردو زبان وجود میں آئی۔

سب سے پہلے مسلمان حکمران، لشکر، ملازمین آئے تھے لیکن اردو سے متعلق مختلف نظریات جنم لیتے ہیں بعض لوگ اسے پنجاب سے منسوب کرتے ہیں۔ (منسوب) بعض کہتے ہیں کہ اردو سندھ

کرتے ہیں۔
میں پیدا ہوئی۔ بعض اس کو دہلی سے منسوب کرتے ہیں۔ محمود خان شیرانی کے مطابق اردو کا جنم پنجاب میں ہوا۔
جب محمود غزنوی نے حکومت قائم کی تو اردو کی تشکیل کا عمل شروع کیا۔ محمود غزنوی کے دربار میں مختلف زبانیں بولنے والے لوگ تھے ان لوگوں کا اختلاط مقامی بولیوں سے ہوا اور ایک نئی زبان وجود میں آئی۔ اس کے بعد شہاب غوری کے دور میں۔ قطب الدین کی قیادت میں مسلمان دہلی میں داخل ہوجاتے ہیں۔ بعد میں قطب الدین ایبک دہلی کا گورنر مقرر ہوجاتا ہے اور بعد میں خود کو دہلی کا سلطان بنا لیتے ہیں۔ یہ مسلمان اپنے ساتھ جو زبان لے کر آئے تھے اس کا اختلاط مقامی زبانوں سے ہوا اور ایک نیا ہیولا تیار ہوا۔
اس کے بعد اس نے علاؤ الدین خلجی کے دور میں ان کی افواج نے دکن پر حملے کیے اور اردو دہلی سے دکن بھی پہنچی۔ اور دکن میں اردو کی ترقی شروع ہوئی اور بہمنی سلطنت میں اردو ادب کو بہت شہرت ملی۔ یعنی اردو ادب کا آغاز ہوا اور مثنویاں، صوفیانہ رسائل وغیرہ بہت مقبول ہو گئے
مسلمان حکمران کے بعد بزرگانِ دین صوفیا، مشائخ نے بھی اردو زبان کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں مسلم صوفیا تبلیغ اور اسلام کی ترویج میں پیش پیش رہے اور اردو کا ابتدائی سرمایہ انہیں بزرگوں کا مرہونِ منت ہے۔ جو زبان انہوں نے تبلیغ دین کے لیے استعمال کی وہ اردو ہی تھی۔ دکن کے ابتدائی دور میں نثر نگاری اور شاعری ہوئی اس میں بھی بہت صوفیا کا نام ملتا ہے جہاں انہوں نے دین کی تشریح کے لئے اردو زبان کا استعمال کیا جیسے خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی کتاب معراج العاشقین میں لکھتے ہیں
"اے عزیز اللہ بندہ بنا۔ یہاں پہچان تو جانا۔ تبرا تو شروع جاتا
اسی طرح شاہ میراں جی شمس العشاق نے اپنی کتاب

شہادت الحقیقت میں لکھا:-

"بہت سے ایسے لوگ ہیں جو نہ عربی جانتے ہیں نہ فارسی۔ ان کے لئے ہندی میں یہ باتیں لکھی گئی ہیں۔ ظاہر پر نہ جانا۔ باطن کو دیکھنا چاہیئے....."

اسی طرح جیسے شمالی ہند اور پنجاب میں بھی ایسے بزرگوں نے اپنے اقوال، شاعری اور نثر سے لوگوں کو دین کی طرف بلاتے تھے۔ تو اسی طرح مسلمان صوفیا کا بھی ایک اہم کردار رہا اردو کی فروغ میں۔

مسلمان تاجر عرب کے علاقوں سے ہندوستان آتے تھے اور یہ لوگ محمد بن قاسم کی فتوحات سے بھی پہلے مالابار کارومنڈل، سراندیپ وغیرہ کے ساحلوں میں تجارت کے غرض سے آتے تھے اور عربوں نے اسلام قبول کر لیا تو تو وہ اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ ان کی کوششوں کی وجہ سے عربی کے بہت سے الفاظ اردو میں داخل ہوئے ہیں

مسلمان اہل قلم یعنی شعرا، مصنفین وغیرہ کا بھی اردو کی فروغ میں بہت اہم کردار ہے۔ ~~~~ اردو شاعر اور نثر نگار کی اکثریت مسلمان ہے اگرچہ ہندوؤں نے بھی اردو ادب میں کام کیا ہے مثلاً پریم چند وغیرہ لیکن مسلمانوں کا کردار زیادہ ہے اور ان مسلمان اہل قلم نے اردو کی فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

برصغیر میں اردو صحافت کو مسلمان صحافت بھی کہہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں نے برصغیر میں صحافت کو رواج دیا اور اس کے ذریعے اردو کی اشاعت کی۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو کی ترقی میں مسلمان صحافیوں نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

انگریزوں کے دور میں اردو ہندی تنازعہ شروع ہوجاتا ہے۔ انگریزوں کی جنگ آزادی میں کامیابی کے بعد مسلمانوں کی زبان، تہذیب معاشرت پر ایک کاری ضرب لگائی گئی اور مسلمانوں سے انتقامی کارروائی کی گئی جس سے مسلمانوں کے حوصلے پست ہوگئے۔ مسلمان علما اور علم

وقت کے علمبردار اردو کو پھانسی دے دی گئی یا قید کر لیا
گیا۔ اردو کو ختم کرنے ہندی کو رائج کرنے کی کوشش کی
گئی تو اس دور میں ہمارے مسلمان رہنما میدان میں
اترتے ہیں اور مختلف تنظیمیں بناتے ہیں۔ جس میں
سرسید احمد خان، الطاف حسین حالی، مولانا شبلی نعمانی
وغیرہ کی خدمات سرفہرست ہیں۔

مسلمان عوام کا کردار یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگوں
نے اردو کو اپنی زبان سمجھا۔ مسلمانوں نے اردو کو رسم الخط
عطا کیا جو کہ عربی رسم الخط ہے لہٰذا مسلمان اس زبان
کو اپنی زبان سمجھتے تھے۔ اگر مسلمانوں نے کسی زبان کو
مشترکہ طور پر اپنایا ہے تو وہ اردو ہی تھی۔ لہٰذا اردو
مسلمانوں کی وجہ سے ہی اردو کو بہت شہرت اور ترقی ملی

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ برصغیر میں اردو
زبان کی فروغ اور ترقی میں مسلمانوں کا سب سے بڑا ہاتھ ہے
مسلمان فاتحین، صوفیاء، صحافی، تحریکیں، مسلمان عوام
نے بڑھ چڑھ کر اردو زبان کی ترقی اور فروغ میں اپنا
اپنا کردار ادا کیا اور آج یہ ایک آزاد ملک کی قومی
زبان بن گئی ہے

12/25